ڈاکٹر خضرہ تبسم* ڈاکٹر ثوبیہ منظور**

اقبال کے فارسی کلام میں قرآنی قصے اور واقعات کی تلمیحات

Abstract:

If we analyze the Persian poetry of Allama Iqbal, we find that he employed suggestive style to concisely express the extensive stories and events from the Noble Quran.The characters mentioned in his Persian poetry are primarily the lives and events of the noble prophets, which Allama Iqbal illuminated in his poetry in the light of the Quranic verses.Allama Iqbal's premier priority was the Noble Quran.Quranic events and narratives are also found in his Urdu poetry in a suggestive manner.Thus, Dr. Iqbal is known not only as a leader of a movement who used speeches and poetry to lighten the political and social distress in the Subcontinent but also as someone who sought to remedy it in the light of the Quran and Sunnah.

Keywords: Allama Iqbal, Nobel Quran, Quranic Verses, Urdu Poetry, Persian, Sunnah.

دُنیائے ادب اور تاریخ اسلام میں نمایاں مقام رکھنے والے مفکر، فلاسفر، ڈاکٹر علامہ اقبال کی شاعری میں یوں توان گنت خصوصیات پائی جاتی ہیں اور اس کے علاوہ علامہ صاحب سائنسی تناظرات میں بھی ڈھلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اقبال کے اُردو کلام کو قومی زبان کی وجہ سے ہر تعلیمی نصاب میں فروغ ملا ہے لیکن ان کے فارسی کلام میں جو خصوصیات پائی جاتی ہیں وہ اہلِ ایران یا فارسی زبان سے جانکاری رکھنے والا فرد ہی سمجھ سکتا ہے۔ حقیقت میں اقبال کے اصل افکار اور حقائق ان کے فارسی کلام میں کھلتے ہیں۔ ان کے فارسی کلام میں تلمیحات کا عنصر نہایت منفرد ہے۔ ان کے فارسی کلام میں ہمارا بہت بڑا ثقافتی، تہذیبی، تمدنی اور فکری سرمایہ موجود ہے۔ جس میں انہوں نے تلمیحات کا طرز اپنایا ہے یہ بات تو عیاں ہے کہ اقبال قرآن مجید سے شدید لگاؤ رکھتے تھے وہ قرآن پڑھتے اور پھر آیات کی روشنی میں اس میں شامل واقعات و حالات کو بیان کرنے کے لیے اشعار کا سہارا لیتے تھے جو کہ تلمیحاتی انداز میں طویل واقعات کا چند مصرعوں میں بیان ہے۔

فارسی لغات میں "تلمیح" کی تعریف یوں کی گئی ہے:

* اسسٹنٹ پروفیسر اردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور ** پی ایچ ڈی اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

" تلمیح بہ تقدیم لام بریم از ربعہ لمح در لغت بہ معنی دیدن نظر کردن آشکار ساختن و اشارہ کردن است و در اصطلاح علم بدیع اشارہ بہ قصہ یا شعر یا مثل سائر است بہ شرط کہ آن اشارہ چنان کہ از معتنائی اشارہ بر می آید تمام داستان یا شعر یا مثل سائر را اور بر نگیرد (1)"۔

جو لفظ لمح یعنی گزرے ہوئے لمحوں سے دریافت کیا گیا۔ لفظی معنی ہیں دیکھنا، ظاہر کرنا، اشارہ کرنا اور جدید سائنس کی اصطلاح میں اس سے مراد کہانی یا نظم میں قرآنی آیات یا کسی ماضی کے طویل واقعے کو مختصراً بیان کے لیے اشعار کا سہارا لینا جس کے پیچھے مکمل حقائق ہوں۔

اقبال کے فارسی کلام میں بہت سی تلمیحات پائی جاتی ہیں جن میں قرآنی تلمیحات میں انبیاء کرام علیہم السلا کی زندگی کے حالات و واقعات وحی و نبوت کے بارے میں اقبال کے فکری ماخذ شامل ہیں جن میں درج ذیل کے قصے تلمیحات کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔ ان اشخاص میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت موسیٰعلیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شامل ہیں۔

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است و قدیم (2)

وہ اپنے مجموعہ کلام "اسرار و رموز بے خودی" میں قرآن مجید کو ہی ہدایت کا بنیادی ماخذ قرار دیتے ہیں۔ اس شعر میں اقبال کہتے ہیں کہ دنیا میں زندہ کتاب قرآن مجید ہے جس کی حکمت قدیم بھی ہے اور ہمیشہ رہنے والی بھی ہے۔

وہ اپنے اشعار میں پیغمبرات کے ذریعے انسانی کردار اور جذبہ اور انداز فِکر کو بھی واضح کرتے ہیں۔

گر دلم آئینہ بی جوہر است
ور بحرفم غیر قرآن مضمر است
پردہء ناموس فکرم چاک کن
ایں خیاباں را ز خارم پاک کن (3)

یعنی اقبال کہتے ہیں کہ اگر میرے اشعار میں قرآن مجید کے علاوہ کچھ پوشیدہ ہے تو میرے افکار کو ختم کر دیجیے۔ دنیا سے مجھ جیسے کانٹے کو مٹا دیجیے۔

اقبال قرآن و سنت کی روشنی میں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ:

علم حق غیر از شریعت، ہیچ نیست
اصل سنت جز محبت، ہیچ نیست (4)

علمِ حق شریعت کے سوا کچھ نہیں اور شریعت وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم سے بنی نوع انسان تک پہنچائی اور سنت محض اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم و عمل سے محبت۔

بلاشبہ شریعت ہی اصل اور بنیادی علم ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی دراصل رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ اقبال کا خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت اور آپ ﷺ کی اطاعت سے ہی عقیدہ رسالت کی تکمیل ممکن ہے یعنی اصولی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کیا جائے جیسے دوسرے انبیاء کرام و رسل کو مانا جاتا ہے اور دوسرے انبیاء کرام و رسل کو بھی اسی طرح مانا جائے جیسا کہ آپ ﷺ کو اگر اتباع اور عمل کی بات کی جائے تو، اُس کے لیے انتخاب آپ ﷺ کا ہونا چاہیے اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اب پیروی صرف آپ ﷺ کی ضروری ہے۔ دوسرے تمام انبیاء کرام اور رسولوں کی طرح آپ ﷺ بھی اللہ کے رسول ہیں اور جو دین اللہ نے اپنے محبوب نبی پر اُتارا وہ باقی تمام ادیان پر غالب ہے۔ یہ قرآن حکیم کا پیغام ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا۔(5)

ترجمہ: "وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ۔"

تاریخ انسانی کے جہالت پر مبنی فکری اور اعتقادی پستی کے عہد میں تمام انسانیت کو نعمت اسلام کا حصول دو ذرائع سے ہوا۔ ایک قرآن پاک اور دوسرا حضرت محمد ﷺ کی سیرت پاک اور حدیث نبوی۔

وہ ذات جس نے دشمنوں کے لیے رحمت و شفقت کا در کھول دیا اُس نے مکہ والوں کو لاتثریب کا پیغام دیا فتح مکہ کے موقع پر کفار کے سردار کو یہ خدشہ تھا کہ انہیں انتقام کا نشانہ بنایا جائے گا لیکن آپ ﷺ نے اُن کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا۔

آں کہ بر اعدا در رحمت کشاد
مکہ را پیغامِ لاتثریب داد (6)

یہاں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔(7)

ترجمہ: "اس نے کہا آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمھیں بخشے اور وہ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

لاتثریب حضرت یوسف علیہ السلام سے بھی اشارہ ہے کہ جب حضرت یوسف نے فرمایا آج اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے لیکن میری جانب سے تم پر آج اور آئندہ کوئی ملامت نہ ہو گی پھر بھائیوں سے جو خطائیں سرزد ہوئی تھیں اُن کی بخشش کے لیے حضرت یوسف نے دعا فرمائی کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے

اسی طرح ایک اور شعر میں فرماتے ہیں

تا خدائے کعبہ بنوازد ترا
شرحِ انی جاعل سازد ترا (8)

یعنی جب رب کعبہ تجھے نواز دے تو سمجھ لے کہ اُس نے تجھے اپنا خلیفہ منتخب کر لیا۔

یہاں اقبال نے سورۃ یوسف کی آیت
قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآىٕنِ الْاَرْضِۚ-اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے بادشاہ سے کہا کہ زمین کے خزانے میرے سپرد کر دے بے شک میں اس کا محافظ اور علم والا ہوں یہاں مصر کی قحط سالی کے واقعے کی طرف اشارہ ہے جس کے تدارک کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو علم اور تدبیر سکھائی
اقبال نے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی واقعہ نگاری کو فارسی کلام میں یوں ڈھالا ہے:

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
ایں دو قوت از حیات آید پدید (9)

موسیٰ اور فرعون، شبیر اور یزید یہ دو قوتیں ہیں جو زندگی سے ظاہر ہوئیں ان میں حضرت موسیٰ اور حضرت امام حسین حق کے علمبردار تھے جبکہ فرعون اور یزید نے باطل کی پاسداری کی خیر اور شر کی ان دونوں قوتوں میں ابتداء سے کشمکش جاری ہے۔ شاعر مشرق نے اس شعر کے ذریعے زندگی کی دو حقیقتوں سے روشناس کرایا ہے۔ ایک سچائی، جمہوریت اور حریت کی قوت ہے اور دوسری طاقت ہے جو ہر دم ان اقدار کو مٹانے کے درپے رہتی ہے۔
قرآن مجید میں انسان اوّل اور پیغمبر اوّل حضرت آدم علیہ السلام کو ٹھہرایا گیا ہے جن کا ذکر سورہ بقرہ، سورہ اعراف، سورہ اسراء، سورہ کہف اور سورہ طٰہٰ میں نام، اوصاف کے ساتھ جب کہ سورہ حجرات، سورہ آل عمران، سورہ مائدہ، سورہ مریم اور سورہ یٰسین میں بھی ضمنی طور پر اسم آدم استعمال کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت آدم اور ابلیس کے واقعے کی طرف یوں اشارہ کرتے ہیں

نوری ناداں نیم ، سجدہ بآ دم برم !
اوبہ نہاد است خاک ہن بہ نژادآذرم
(10)

میں بیوقوف فرشتہ نہیں ہوں کہ آدم کو سجدہ کروں وہ خاکی نہاد ہے اور میں پیدائش کے لحاظ سے آذر (آتشیں) ہوں

جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابلیس سمیت تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اسے سجدہ کریں تو ابلیس نے غرور و تکبر کی وجہ سے انکار کر دیا۔

جس پر قرآن پاک کی آیت بھی نازل کی گئی ہے جو ملاحظہ ہوں:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلآئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُو إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَٰفِرِينَ۔(11)

ترجمہ:"اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ غرور کیا اور کافر ہو گیا۔"

علامہ صاحب کے فارسی کلام میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر بھی ہے جن کے واقعات قرآن مجید سے لیے گئے ہیں۔ ان کی امتیازی صفات حق کی خاطر بے پناہ استقامت، صبر، ثابت قدمی کا جوہر، وہ اوصاف ہیں جو انسانی کردار کو دائمی رنگ عطا کرتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی شخصیت عشقِ حقیقی سے لبریز چشم کے ساتھ کلامِ اقبال میں تلمیحاتی انداز میں جلوہ نما ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کفار کے لیے مانگی گئی دُعا کی تاثیر اقبال کے "اسرار خودی" میں نظم "دربیان اینکہ خودی" کے اشعار میں یوں موجود ہے۔ شعر ملاحظہ ہوں:

عاشقی آموزو محبوبے طلب
چشم نوحے، قلب ایوبے طلب
(12)

یعنی تو بھی عاشقی سیکھ اور کوئی محبوب تلاش کر، کسی نوح کی آنکھ اور کسی ایوب کا صبر مانگ

حضرت نوح علیہ السلام کو مخالفین سے سخت قسم کا واسطہ پڑا اور وہ اپنے رب کے حضور گڑ گڑا کر روتے رہے اس سے ان کے دل میں سوز و گداز پیدا ہوا اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر مشہور ہے کہ سخت سے سخت آزمائش میں بھی انہوں نے صبر سے کام لیا گویا اس شعر میں بتایا ہے کہ عاشقی دراصل معشوق کی اتباع کا نام ہے اس کے لیے اقبال عاشقی کے رموز سیکھنا اور محبوب کی تلاش و اتباع لازم قرار دیتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور شعر دیکھیے:

کیمیا پیدا کن از مشت گلے
بوسہ زن بر آستان کاملے (13)

کسی کامل کے آستان پر بوسہ زن ہو کر اپنے وجود کی مٹی کو کیمیا بنا لے

یعنی عاشقی سیکھ اور اپنے لیے محبوب ڈھونڈ مگر اس کے لیے چشم نوح اور قلب ایوب جیسا ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد پہلے نبی حضرت نوح علیہ السلام کو قرار دیا گیا ہے۔ جنھیں منصب رسالت سے سرفراز فرمایا گیا۔

قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ملاحظہ ہو:

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِہٖۤ اِنَّا لَنَرٰکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ (14)

ترجمہ:"بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں۔ اس کی قوم کے سردار بولے: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔"

حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کفار کے مومن ہونے کی دعا کی دعا جب قبول ہوئی تو مالک کائنات کی جانب سے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے ذریعے پیغام ملا کہ اب وہ ایک کشتی تیار کریں جس میں تمام مومنین کو پناہ دی جائے تاکہ وہ اس قوم کو ملنے والے عذاب سے محفوظ ہو جائیں۔ لہٰذا اسی ضمن میں کشتی ایجاد ہوئی۔

اقبال اپنے اُردو کلام میں کشتی کا ذکر یوں کرتے ہیں:

لے چلا بحرِ محبت کا طلاطم مجھ کو
کشتی نوحؑ ہے ہر موجۂ قلزم مجھ کو
(15)

جس طرح اقبال کے اُردو کلام میں انبیاء کرام علیہم السلام کی تلمیحات بیان ہوئی ہیں اسی طرح ان کے فارسی کلام میں بھی یہ حسن بیان پایا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام اقبال کے فارسی کلام میں نہایت اہم ترین ہے آپ قرآن مجید میں خلیل اللہ، بت شکن کے لقب سے نوازے گئے ہیں اقبال اپنے کلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیغمبر خدا اور بت شکن کے طور پر یاد کرتے ہیں:

تارک آفل براہیم خلیلؑ
انبیاء را نقشِ پای او دلیل (16)

غروب ہو جانے والوں کو ترک کر دینے والا ابراہیم خلیل اللہ جن کا نقش پا انبیا علیہ السلام کے لیے رہنما ہے

اس شعر میں قالَ لا احب الآفلین کی تلمیح استعمال کی گئی ہے۔ اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ غروب ہو جانے والوں کو ترک کر دینے والا آفل یعنی اللہ کی محبت میں ہر چیز ترک کر دینا ابراہیم ہے۔ خلیل اللہ یعنی اللہ کا دوست آپ اللہ کے دوست ہیں اور اسی کی محبت میں انہوں نے اپنے باپ کے بنائے ہوئے بت توڑ دیے اور اسی عشق حقیقی میں وہ آگ میں بے خطر کود پڑے جو کہ قدرت خداوندی کے اشارے سے گل و گلزار بن گئی اور آپ ہی ایسی ہستی ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں اللہ کے ایک اشارے پر اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا ارادہ کر لیا جس میں انہوں نے پھر خدا کی رضا پائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے کردار کی تربیت کی جو کہ اقبال نے اپنے لفظوں میں یوں بیان کی ہے۔ شعر ملاحظہ ہو:

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی؟
(17)

جب انہوں نے تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا تو لوگوں نے انکار کیا جس پر انہوں نے بتوں کی مخالفت کرنے کا اعلان کر دیا۔ جو کہ قرآن حکیم میں ہے:

وَتَاللهِ لَا كَيْدَنَّ أَصْنَا مَكُم بَعْدَان تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ۔(18)

ترجمہ: "اور مجھے قسم اللہ کی میں تمھارے بتوں کا برا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دے کر قوم نے کوئی توجہ نہ دی۔"

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تمام آزمائشوں پر پورا اترے تو انہوں نے اللہ کے حکم کے مطابق روئے زمین پر بیت اللہ بھی تعمیر کیا۔ جس کی جانکاری اقبال نے اپنے فارسی کلام میں یوں دی ہے:

بہرِ ما ویرانۂ آباد کرد
طائفاں را خانۂ بنیاد کرد (19)

ہماری خاطر انہوں نے ویرانہ آباد کیا اور طواف کرنے والوں کے لیے اللہ کے گھر کی از سر نو تعمیر کی

اسی طرح "پیامِ مشرق" کی نظم "نامہ عالمگیر" بیٹے کے نام ایک خط ہے جسے اقبال نے فارسی میں نظم کیا ہے۔ عالمگیر کا دوسرا بیٹا ابو المعظم شمس الدین محمد باپ کے تخت و تاج کا وارث بننا چاہتا تھا لیکن باپ کی حیات میں یہ ممکن نہ تھا۔ اُس نے والد کی طویل العمری سے تنگ آکر ایک پرائیویٹ مجلس میں اپنے مصاحبین سے باپ کے نہ مرنے پر دکھ کا اظہار کیا اور تاج و تخت کے حصول کے لیے اُس کے جلد مرنے کی دعا کی۔ جب باپ کو پتہ چلا تو اس نے بیٹے کو خط لکھا۔ جسے اقبال نے فارسی نظم میں یوں کہا ہے:

ندانی کہ یزدانِ دیرینہ بود
بسے دید و سنجید و بست و کشود
(کیا تو نہیں جانتا کہ خدائے قدیم نے بہتوں کو دیکھا اور آزمایا اور باندھا اور کھولا)

زما سینہ چاکانِ ایں تیرہ خاک
شنید است صد نالۂ دردناک

اس اندھیاری مٹی (دنیا) کہ ہم سینہ چاکوں سے اس نے سیکڑوں دردناک نالے سن رکھے ہیں

پندار آن کہنہ نخچیر گیر
بدام دعای تو گردد اسیر (20)

یہ مت سمجھو کہ وہ پرانا شکاری تیری دعا کے جال میں آ پھنسے گا

اسی طرح قرآن مجید میں حضرت ایوبؑ کے حوالے سے سورۃ الانبیاء میں مجمل ذکر ملتا ہے:

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ انّی مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ اَرْحَمُ الرّاحِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا۔مَا بِهِ مِنْ ضُرٍ وَ آتَيْنٰهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَبِدِينَ-(21)

ترجمہ: "اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا سن لی تو ہم نے دور کر دی جو تکلیف اسے تھی اور ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کیے اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کے لیے نصیحت۔"

اقبال کی نظم نامہ عالمگیر جو کہ سورہ یوسف کی آیت "إِنَّمَا أَشكُوا بَنى و حزنى" ہے (سورہ یوسف آیت نمبر 86)۔ اقبال نے یہ تلمیح قرآن پاک سے اخذ کی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس پریشانی و غم پر طویل عرصہ صبر کیا، اور نہ ہی اللہ سے شکوہ کیا۔ اقبال نے حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے قصے کو بھی نظم کیا ہے۔ حضرت یوسفؑ کے مصائب و تکالیف کو مثنوی "پس چہ باید کرد" میں یوں بیان کیا ہے:

یوسف مارا اگر گرگے برد
بہ کہ مردِ ناکسے او را خرد (22)

یہ بات یوسفؑ کے حق میں بہت بہتر ہے کہ اُسے کوئی خرید کرلے جائے نہ کہ کوئی بھیڑیا اُس کو آلے۔

یعنی جب ان کے سوتیلے بھائیوں نے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کو جھوٹی اطلاع دی کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا تب وحی کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا اور ان کے بھائیوں نے حسن یوسف میں جل کر جب ان سے سرکشی کی اور انہیں کنویں میں پھینک آئے تو اللہ ہی کی ذات تھی جس نے انہیں محفوظ رکھا۔

قرآن کریم میں موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ نہایت اہم ترین ہے جو کہ اقبال کے فارسی کلام کا موضوع بھی ہے۔

فکر اقبال میں ایک نمایاں حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ کا بھی ہے جو کہ جلوہ خداوندی کے لیے کوہ طور پر اللہ سے رابطہ کرنے جایا کرتے تھے اور فرعون مورخین کے مطابق بنی اسرائیل کا دشمن تھا جو کہ مصر کا سب سے ظالم اور طاقتور بادشاہ کہلایا جاتا تھا۔ فرعون خدا کا نافرمان تھا اور جب اس پر غیظ و قحط نازل ہوتا تو وہ ایمان لے آتا فقط دکھاوے کے لیے کہ یہ عذاب دور ہو جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی جب فرعون کے دریا میں ماری گئی تو وہ خون کی حالت سے شفاف پانی میں بدل گیا اور اللہ نے اپنے پیغمبر کے ذریعے قحط واپس لے لیا۔ اقبال نے ان کے اس عصا کی ترجمانی یوں کی ہے:

از عصا دستِ سفیدش محکم است
قدرت کامل بعلمش توأم است
(23)

اس کی سفید چھڑی نہایت طاقت ور جس میں پوری طاقت ہے اس کے علم کی. جس کا تذکرہ قرآن مجید میں یوں کیا گیا ہے۔ آیت ملاحظہ ہو:

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوسَى، قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّوا عَلَيْهَا وَأَهَشُ بِهَا عَلَى غَنَمِئُ وَلِيَ فِيهَا مَارِبُ أخرى-(24)

ترجمہ: "اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔ عرض کی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزاتی طور پر ملی تھی جس سے وہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ یہ لاٹھی کبھی اژدھا بن جاتی تھی کبھی اپنی اصل حالت میں تبدیل ہو جاتی تھی وہ ان کرامات کو دیکھ کر گھبرانے لگے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے انہیں پیغام ملا کہ اسے اپنی بغل میں دبالیں یہ لاٹھی انہیں خداوند کی طرف سے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لیے عنایت کی گئی ہے۔

اقبال کے فارسی کلام میں بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہے۔ ان میں ایک نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ہے یوں تو ان کے اُردو کلام میں بھی بے شمار قرآنی تلمیحات ہیں لیکن ان کے فارسی کلام کا جائزہ بہت کم لیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ جلیل القدر نبی ورسول ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی جو کہ درحقیقت تورات کی تکمیلی شکل ہے ان کا تذکرہ قرآن مجید میں سورہ مریم اور دیگر آیات میں بھی کیا گیا ہے۔

اقبال نے اپنے کلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ تثلیث کی بنا پر عیسائیوں کو تثلیث کے فرزند کہہ کر پکارا ہے۔ علامہ اقبال نے آپ کے وصف کو فقر کے نام سے یاد کیا ہے۔ "بالِ جبریل" میں شعر ہے:

علم فقیہہ و حکیم، فقر مسیحؑ و کلیمؑ
علم ہے جویائے راہ، فقر ہے دانائے راہ
(25)

علم فقیہہ یعنی عملیات والا علم جو کہ ان کے پاس ہی میسر تھا وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے جس کے متعلق قرآن مجید میں بھی بتایا گیا ہے۔ وہ عیسائیوں میں فقر رکھنے والے انسان تھے۔ خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کوڑھ میں مبتلا انسانوں کو ٹھیک کرنے کا ہنر اور مردوں کو زندہ کرنے کا علم بخشا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے معجزات میں سے ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے اور پنگھوڑے میں ہی کلام کرنے لگے۔ ان کے معجزات کی ترجمانی اقبال نے یوں کی ہے:

از دم او رفتہ جاں آمد بتن
از توجاں را دخمہ می گردو بدن

آنچہ ما کردیم با ناسوتِ او
ملتِ او کرد با لاہوتِ او (26)

عیسیٰ علیہ السلام کی پھونک سے بدن سے نکلی ہوئی جان واپس آجاتی تھی اور تیری وجہ سے بدن جان کا قبرستان بن گیا۔ جو کچھ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کے ساتھ کیا، عیسائیوں نے اس کی روح کے ساتھ وہی کچھ کیا

لیکن در حقیقت اقبال نے نہ صرف اس میں حضرت مسیح کی سیرت کے تمام اہم واقعات کی طرف اشارے مہیا کیے ہیں بلکہ حضرت مسیح کے پیروکاروں کو بتا دیا ہے کہ انھوں نے تعلیمات مسیح کو فراموش کر دیا ہے۔ ان کی موجودہ تعلیمات روحانیت سے عاری ہیں۔ اگر وہ صرف حضرت مسیح کی تعلیمات ہی کی پیروی کر لیں تو کامیابی اُن کے قدم چوم لے اور وہ مادی و روحانی سطح پر عروج حاصل کر لیں گے۔

سورۃ مریم میں ہے:

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللهِ اتنی الکتب وَ جَعَلَنِی نَبِیَّاہ وَ جَعَلَنِي مُبْرَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَ أَوصنی بِالصَّلوۃِ وَالزَّکوۃِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَ بَرًّاً بِوَالِدَتِي وَ لَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيَّاہ وَ السَّلَامُ عَلَى يَوْمَ وُلِدتُّ وَ يَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أَبْعَثُ حَيًّا۔(27)

ترجمہ: "بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا اور اُس نے مجھے مبارک کیا۔ اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک اجیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اُٹھایا جاؤں۔ قوم چالیس یوم کے دودھ پیتے بچے کی زبان سے حکیمانہ کلام سن کر سمجھ گئی کہ بچہ کی پیدائش کا معاملہ یقیناً اللہ کی جانب سے ایک "نشان" ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے نوزائیدگی کی عمر میں کلام کرایا تاکہ جب یہ بچہ بڑا ہو کر نبوت کے عہدہ سے سرفراز ہو تو قوم میں ہزاروں آدمی اس بات کی گواہی کے لیے موجود رہیں۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی ایک معجزہ ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بستی سے دور جانے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد مزید حکم ملا کہ اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھ اور کھجوریں کھا اور حضرت مریم علیہاالسلام کو خدا کی جانب سے صبر کی تلقین ملتی رہی اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو وہ اپنی بستی کی جانب واپس پلٹ گئیں جس پر لوگوں نے ان کی پاک دامنی پر سوال اٹھائے۔ اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے معجزاتی طور پر پنگھوڑے میں کلام کروایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی ماں مریم علیہا السلام کی پاک دامنی بہ زبان خود ثابت کیا۔ الغرض کلام اقبال فارسی بھی کلام اقبال اردو کی طرح تعلیماتِ قرآن سے اخذ شدہ ہے جس

میں ہر زمانے اور ہر نسل کے لیے ہدایت کا بھرپور سامان موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انبیا کرام علیہ السلام کی زندگی سے سبق حاصل کریں اور قرآن و سنت سے اپنا رشتہ جوڑیں۔

حوالہ جات:

1۔وفا یزدان منش، اُردو غزلیات میں فارسی تلمیحات و تراکیب، لاہور: پنجاب یونیورسٹی، 2010ء، ص98

2۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (رموزِ بے خودی)، لاہور: غلام علی اینڈ سنز، 1976ء، ص121

3۔ایضاً، ص218

4۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (اسرار رموز)، لاہور: غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، بار ششم، 1990ء، ص126

5۔القرآن، سورۃ الفتح آیت نمبر28

6۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (اسرار خودی)، لاہور: غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، بار ششم، 1990ء، ص24

7۔القرآنسورۃ یوسف آیت نمبر92

8۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (اسرار خودی)، ص25

9۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (رموزِ بے خودی)، ص231

10۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (پیامِ مشرق)، لاہور: غلام علی اینڈ سنز، بار ششم، 1990ء، ص98

11۔القرآن سورۃ البقرہ آیت نمبر34

12۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (اسرار خودی)، ص18

13۔ایضاً

14۔القرآن سورۃ الاعراف آیت نمبر59

15۔اقبال، علامہ محمد، ڈاکٹر، نوادرِ اقبال، مرتب: عبد الغفار شکیل (ایم۔اے)، علی گڑھ: سرسید بک ڈپو، 1377ھ، ص95

16۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (اسرارِ خودی)، ص100

17۔اقبال، علامہ محمد، ڈاکٹر، کلیاتِ اُردو (بالِ جبریل)، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، بار سوم، 1996ء، ص306

18۔القرآن سورۃ الانبیاء آیت نمبر57

19۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (اسرار رموز)، ص100

20۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (پیامِ مشرق)، ص301

21۔القرآن سورۃ الانبیاء آیت نمبر83

22۔محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوام شرق)، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، بار سوم، 1990ء، ص804

23۔اقبال، علامہ، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (اسرار خودی)، ص45

24۔القرآن سورۃ طٰہٰ آیت نمبر21

25۔اقبال، علامہ محمد، ڈاکٹر، کلیاتِ اُردو (بالِ جبریل)، ص369

26۔اقبال، علامہ محمد، ڈاکٹر، کلیاتِ فارسی (جاوید نامہ)، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، بار سوم، 1990ء، ص641

27۔القرآن سورۃ مریم آیت نمبر30

References:

1. Wafa Yazdan Mansh, Urdh Ghazliat mein Farsi talmeehat – o – tarakeeb, (Lahore:

Punjab University 2010) p98
2. Dr. Allama Iqbal, Kuliat – e – Farsi (Ramooz - e – Bekhudi), (Lahore: Ghulam Ali &Sons 1976) p121
3. Ibid, P 218
4. Dr. Allama Iqbal , kuliat – e – Farsi (Asrar – e – ramooz), (Lahore: Ghulam Ali & Sons 1990, sixth edition) p126
5. Al – Quran, Surah Al – Fatah, verse 28.
6. Dr. Allama Iqbal, kuliat - e – Farsi (Asraar - e – khudi), p24
7. Al – Quran, Surah Yousaf, verse 92
8. Dr. Allama Iqbal, kuliat - e – Farsi (asraar – e - khudi), p25
9. Dr. Allama Iqbal, kuliat - e – Farsi (Ramooz – e – Bekhudi), p231
10. Dr. Allama Iqbal, kuliat - e – Farsi (Payam – e – mashriq), p98
11. AL – Quran, Surah Baqra, verse 34.
12. Dr. Allama Iqbal, kuliat – e - Farsi (asraar – e – khudi), p18
13. Ibid, p18
14. Al – Quran Surah Araf, verse 59
15. Dr. Allama Iqbal, Nawadar – e – Iqbal (muratab: Abdul Ghaffar Shakeel)(Ali GarhSir Syed book depot, 1377hijri), p95
16. Dr. Allama Iqbal, kuliat-e-Farsi (asraar-e-khudi), p100
17. Dr. Allama Iqbal, kuliat-e-urdu,(Bal-e-Jibrael), (Lahore:Ghulam Ali &Sons, 1996, 3rd edition),p306.
18. Al-Quran Surah Anbiaa,verse 57
19. Dr. Allama Iqbal kuliat-e-Farsi(Asraar-e-ramooz) p100
20. Dr. Allama Iqbal kuliat-e-Farsi(payam-e-mashriq) 301
21. Al-Quran,Surah Al-anbia, verse 83.
22. Dr. Allama Iqbal kuliat-e-Farsi(Masnavi pas ch bayed kard ay aqwam-e-sharq) (Lahore: Sheikh Gulam Ali & Sons,1990 3rd edition) p804
23. Dr. Allama Iqbal kuliat-e-Farsi(Asraar-e-khudi),p45
24. Al-Quran, Surah Taha, verse 21.
25. Dr. Allama Iqbal kuliat-e-Urdu(Bal-e-Jibreal),P 369
26. Dr. Allama Iqbal kuliat-e-Farsi(Javed Nama),P641
27. Al-Quran, Surah Maryam,verse 30.